31

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

چندہ سالانہ دو روپے ۱۲ آنے

نمبر ۴ جلد ۱۱

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

۱۵ر فروری ۱۹۳۷ء — ۳ر ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

فہرست مضامین

تحریک جدید کا مطالبہ اول اور مستورات ...	۳-۴
درس القرآن	۵-۶
حفظان صحت	۶-۹
شام کی آمد اور رات کی کیفیت ..	۱۰-۱۱
تحریک برائے امداد مصباح ...	۱۱-۱۲
شذرات	۱۲-۱۴
وصیتیں و اشتہار ...	۱۵-۱۶

ماسٹر عبدالواحد صاحب آف اصلاح

مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان

محترمہ زینب خاتون صاحبہ شاہدرہ

محترمہ امۃ القیوم صاحبہ۔
بنت سید تاج حسین صاحب سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بہنوں کا اخبار مصباح

خاص توجہ کا محتاج ہے

مصباحی بہنوں کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مصباح کیطرف پوری پوری توجہ کریں۔ جو خریدار ہیں وہ اس کا چندہ ادا کریں۔ نیا سال ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء سے شروع ہو چکا ہے۔ اخبار برابر آپکی خدمت میں پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے چندے کی وصولی کیلئے وی پی کرنا اور پھر وی پی انکاری واپس آنا بہت خرچ اور حرج کا موجب ہے۔ تین آنے فی وی پی کے حساب سے ساٹھ ستر روپے کا نقصان ہو جاتا ہے۔ اسلئے کیا ہی اچھا ہو کہ ہر مصباحی خریدار اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدے اور اسطرح پر پانچ آنے سے زائد خرچ سے بچ جائے۔ اور ہمارا بھی خرچ نہ ہو۔ کچھ مصباحی بہنیں ایسی ہیں جن کے ذمے سال گذشتہ کا چندہ بھی ہے۔ وہ مہربانی کر کے ادا کریں :

۲۔ اس کے بعد یہ عرض ہے۔ کہ جب آپ خود خریدار ہیں۔ تو دوسری بہنوں کو بھی اپنے اقرباء و واقفیت سے خریدار بنائیں۔ کیونکہ مصباح کا خرچ اتنا ہے۔ کہ باوجود سخت کفایت کے اپنی موجودہ آمد سے نہیں چل رہا ہے۔ کم از کم ۵۰۰ خریدار اور ہونا چاہیئے۔ جو لکھی پڑھی بہنیں ہیں اور مضمون لکھ سکتی ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر مضامین سے بھی امداد فرماتی رہیں :

عید اضحی مبارک

مبارک مری بہنوں کو عید اضحی ۔۔۔ کہ اسمیں سبق نیک ہے ہم کو ملتا
سبق ہے وہ قربان ہونے کا بہنو ۔۔۔ پئے آخرت بیج بونے کا بہنو
پہنچتا نہیں خون اور گوشت اوپر ۔۔۔ و لے روح تقویٰ پہنچتی ہے یکسر
ہوا جانور جیسے قربان خوش خوش ۔۔۔ نثار خدا ہو دل و جان خوش خوش
یہ سب مال و جاں ہے عطیہ خدا کا ۔۔۔ اسی نے دیا ہے اسی کا ہی ...... ہوگا
کہ دنیا میں ہے کچھ دنوں کا بسیرا ۔۔۔ لگے گا وہیں قبر میں جا کے ڈیرا
نہ کام آئے گا مال و حشمت کسی کے ۔۔۔ وہاں کام دیں گے عمل آدمی کے!
جو چاہو کہ ہو دائمی عید حاصل ۔۔۔ اطاعت کرو حکم مولیٰ کی کامل!
محمدؐ پہ قربان احمدؑ کے صدقے! ۔۔۔ کہ اسوے ہمارے ہیں قربانیوں کے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء

تحریک جدید کا مطالبہ اوّل اور مستورات

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ تحریک جدید کے مطالبہ اوّل کہ احمدیہ جماعت کے افراد سادہ زندگی اختیار کریں۔ پر جماعت کے اکثر افراد پورے اخلاص سے عمل کر رہے ہیں۔ لیکن افراد جماعت کا ایک حصہ خصوصاً مستورات کا ایک حصہ اس کی طرف پورے طور پر متوجہ نظر نہیں آتا۔ چنانچہ مشاہدہ میں آیا ہے۔ کہ ابھی تک تعلیم یافتہ لڑکیوں سے فیشن پرستی کی وبا پورے طور پر نہیں گئی۔ اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض تعلیم پانے والی لڑکیاں اپنے لواحقین کو ایسے فاخرہ لباس کے مہیا کرنے کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ جن کا مہیا کرنا ان کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ طرز عمل مغرب زدہ لڑکیوں کی نقل ہے۔ اور احمدیوں کو اس سے بچنا چاہیئے۔ جہانتک میرا خیال ہے تحریک جدید کے مطالبات کو عورتوں کے پورے طور پر ذہن نشین نہیں کیا گیا۔ اگر پورے طور پر ذہن نشین کیا جاتا۔ تو میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک احمدی بہن اپنے امام کے اس مطالبہ پر والہانہ طور پر لبیک کہتی۔ میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ ہماری اہل قلم بہنیں مصباح کے کالموں میں اس کے متعلق متعدد مضامین سپرد قلم کریں۔ تا ہماری وہ بہنیں جو گذشتہ دو سال تک غافل رہی ہیں اور ثواب میں شامل نہیں ہوئیں۔ وہ اس تحریک کے اس آخری سال میں ہی خدا کے خلیفہ کے فرمان پر عمل پیرا ہو کر تلافی مافات کر سکیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ لڑکیوں کے اس طرح فیشن پرست بنانے میں زیادہ تر والدین کا قصور بھی ہوتا ہے جو شروع سے اپنی بچیوں کی تربیت کا خیال نہیں رکھتے۔ ایسی لڑکیاں سسرال میں جاکر اپنے خاوند اور دوسرے رشتہ داروں کے لئے دقتیں پیدا کرتی ہیں۔ اور جو خاوند ان کے مطالبات کو پورا نہیں کر سکتے اُن کے لئے ایک مستقل تکلیف کا باعث بنجاتی ہیں چنانچہ مجھے بعض ایسے نوجوانوں کا علم ہے جن کی آمدنیاں کم ہیں۔ اور اُن کی بیویاں فیشن پرست ہونیکے باعث ایسے مطالبات کرتی ہیں جنہیں وُہ پورا نہیں کر سکتے۔ ایسے خاوندوں کے دلوں میں محبت کی بجائے بیویوں کے متعلق نفرت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور گھریلو زندگی اُن کے لئے باعثِ راحت ہونے کی بجائے دُکھ اور عذاب کا موجب بنجاتی ہے۔ میں اپنی عزیز بہنوں کو نصیحت کروں گا۔ کہ وُہ مغرب کی کورانہ تقلید کرنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجائے صحیح مذاق پیدا کریں۔ اور فیشن پرستی پر صاف اور سادہ لباس کو ترجیح دیں۔

نیز یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ ملازمت پیشہ اصحاب کی بیویاں عام طور پر اپنے ہاتھ سے کام کرنیکی عادی نہیں ہوتیں۔ یہانتک کہ کھانا پکانے کیلئے بھی نوکر کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے۔ حالانکہ وہ خود سارا دن خالی بیٹھی رہتی ہیں۔ اور سیر و تفریح۔ گپ۔ افسانہ خوانی میں تمام وقت صرف کر دیتی ہیں۔ مَیں دہلی میں کچھ عرصہ رہا ہوں۔ اور اس عرصہ میں میرے مشاہدہ میں یہی آیا ہے۔ کہ اِلّا ماشاء اللہ اکثر ملازمت پیشہ اصحاب کے اہلِ خانہ کا خیال متموّل لوگوں کی نقل ہوتا تھا۔ اور عموماً عورتوں کی یہ خواہش معلوم ہوتی تھی۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام نہ کریں۔ اگر کوئی عورت خالی وقت میں کوئی زیادہ مفید کام کرلے۔ تو وہ اُوپر کے کاموں کیلئے نوکر رکھ سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی اور کام نہ ہو۔ تو کم از کم خانگی اُمور کو اپنے ہاتھوں سے سرانجام دینا ضروری ہے۔ ایسی عورتیں جو اپنے ہاتھوں سے کوئی کام نہیں کرتیں عموماً بیمار رہتی ہیں۔ نیز خالی وقت میں عموماً جب ملتی ہیں تو چغلخوری۔ شکوہ و شکایت کر کے اپنے دامن کو گناہ سے آلودہ کرتی ہیں۔ اگر ہماری سب بہنیں اپنے ہاتھوں سے کام کریں تو جو بچت انکو اس طرح ہوگی۔ وہ اُسے کسی نیک مصرف میں لاسکتی ہیں۔ کام کرنیسے صحت اچھی رہیگی۔ بیکاری کے باعث جو پریشان خیالی پیدا ہوتی ہے۔ اُس سے نجات رہیگی۔ اور شکوہ و شکایت اور چغلخوری وغیرہ گناہوں سے محفوظ رہینگی۔ بیکار خواہ مرد ہو یا عورت ہو۔ اپنے لئے اور سوسائٹی کیلئے مضر ہے۔

پس مَیں اپنی تمام بہنوں سے درخواست کرونگا۔ کہ سوائے کسی خاص مجبوری کے وہ اپنے ہاتھوں سے کام کرنیکی عادت ڈالیں اور کھانا پکانے وغیرہ خانگی ضروریات کیلئے نوکر رکھنے کی عادت ترک کر دیں۔ ہماری بہنوں کو یاد رکھنا چاہئیے۔ اُن کے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اور وہ دنیا فتح کرنا ہے۔ فاتح قوموں کے افراد سست اور بیکار نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ اپنے وقت کی ایک ایک گھڑی بہترین طریق پر صرف کرتے ہیں۔ اور اپنی طاقت ... کو ضائع ہونے نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کے مطالبات پر پورے طور پر عمل کرنیکی توفیق دے۔ ([illegible])

درس القرآن

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(سورہ دھر پارہ ۲۹ رکوع ۱)

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝

سُنْدُسٍ۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

اِسْتَبْرَقٌ۔ وہ کپڑا جس میں ریشم اور سونے کی تاریں ملاکر بنتے ہیں۔ جس میں بجلی کی طرح چمک ہو۔ جس میں چمک پیدا کر دی گئی ہو۔ جسکو اُردو میں زربفت کہتے ہیں۔

باف۔ بُننا۔ زر سونا۔ میرے قرآن کے ترجمہ والا اس کے معنے تافتہ کرتا ہے۔ اسکو انگریزوں نے نقل کر کے Taffeta نام رکھ لیا۔ ململ کو انگریزی میں Muslin کہتے ہیں یعنی موصل کا بنا ہوا۔ کیونکہ ململ ایک شہر جسکا نام موصل ہے وہاں تیار ہوتی تھی۔ اور اس کے نام پر مسلن Muslin رکھا گیا۔ یہ سب باتیں انگریزوں نے مسلمانوں سے لیں۔ اِسْتَبْرَقٌ اور سُنْدُسٍ وغیرہ لفظ بتلاتے ہیں۔ کہ کس طرح ایک زمانے میں یہ سامان اشیاء میں موجود تھے۔ لیکن آج کل یہاں مفقود ہیں۔

حُلُّوْٓا۔ پہنائے جائیں گے۔ اَسَاوِرَ۔ سوار کی جمع ہے کڑے۔ اُن کو کڑے پہنائے جائیں گے۔ زند ہاتھ کا وہ حصہ جو بازو سے ملے۔ یعنی کلائی۔ کلائی میں پہننے والا زیور جو ہوتا ہے وہ کڑا ہی ہوتا ہے۔ اسلام نے چاندی کو سونے پر زیادہ ترجیح دی ہے۔ ان کو چاندی کے کڑے

33

پہنائے جائیں گے۔ کیمیائی طریق سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ چاندی کا رنگ سفید ہے۔ اور سفید رنگ والی چیز زیادہ قیمتی ہوگی۔ سفیدی میں سب رنگ شامل ہیں ؛

شَرَابًا طَهُورًا۔ شراب پینے کی چیز۔ طَهُورًا پاک کرنے والی۔ طَهُوْر مصدر بھی ہے۔ مَا یتطهر به طهر۔ طہارت۔ التوبة طهور الذنب۔ تو یہ گنہگار کو پاک کرنے والی ہے۔ یہاں کی شراب تو لوگوں کو گندا کر دیتی ہے۔ وہاں شراب ہوگی جس سے لوگ پاک ہوں گے ؛

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ؏ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہ تمہارے لئے بطور بدلہ کے ہوگا۔ جیسے تم عمل کرو گے ان کا بدلہ تمہیں دیا جائے گا۔ وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا۔ اور تمہاری کوششیں قبول کی جائیں گی۔ جب تک انسان رات اور دن برابر نہ کر دیوے خدا تعالےٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتا ؛

شادی پر عطیہ محترم عبدالحمید صاحب پٹواری حلقہ چھپر قلات بلوچستان نے پانچ روپے اپنی شادی ہو جانے کی خوشی میں ارسال فرمائے۔ تا کسی ایک غریب بہن کے نام مصباح مفت جاری کر دیا جائے۔ اور ایک ایڈریس خود بتا دیا ہے۔ خدا تعالیٰ دونوں کے لئے یہ ازدواج ہر طرح کی برکات کا موجب بنائے۔ سب مصباحی بہنیں دعا کریں ؛

حفظانِ صحت

سُورہ فاتحہ میں الحمد للہ کے معنے ہیں۔ ہر ایک حمد اور تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ یعنی ہر قسم کی خوبیوں کا جامع اور تمام صفات حسنہ کا مالک اللہ ہی ہے۔ جو رب العلمین ہے۔ یعنی تمام مخلوقات کی تربیت کرنیوالا ہے۔ خواہ وہ مخلوقات از قسم ارواح ہے اور خواہ وہ اجسام میں سے ہے۔ اور اجسام کی مخلوقات میں سے خواہ وہ معدنیات میں سے ہو۔ یا نباتات وحیوانات میں سے ہو۔ ہر ایک چیز کی پرورش اور تکمیل کرنے والا وہی ہے جس کا نام اللہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انسان کی تربیت اور تکمیل اس کی صحت اور تندرستی کو چاہتی ہے۔ اور امراض اور بیماریاں انسان کی صحت و تندرستی کو برباد کرکے اس کی زندگی کو ہلاکت میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ پس وہ خدا قابل تعریف اور لایق پرستش ہے جو ہماری صحت و تندرستی کا محافظ ہے۔ اور ہماری حفظ صحت کیلئے اس نے بہت سے ذرائع و اسباب پیدا فرما کر ہمیں زیر بار احسان کر رکھا ہے۔ لیکن جب ہم اپنی غلطیوں اور خطاکاریوں کیوجہ سے ان ذرائع و اسباب حفظان صحت سے کام نہیں لیتے تو ہم کسی نہ کسی مرض میں مبتلاء ہو کر اپنی تندرستی کو ضائع کر لیتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ ہمارا مربّی و محسن خدا ہمیشہ کے لئے ہم کو اس مرض میں مبتلاء نہیں رہنے دیتا۔ بلکہ اپنے فضل و رحم کیساتھ اس بیماری سے بچانے کے لئے اُس نے اور بھی قسم قسم کے ذرائع و اسباب مہیا فرما رکھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں جن کی برکت سے ہم دوبارہ صحتیاب اور تندرست ہو جاتے اور حالت مرض سے نجات پا لیتے ہیں۔ آیت واذا مرضت فھو یشفین میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب ہم اپنی کج روی سے قوانین حفظِ صحت کا خلاف کر کے بیمار ہو جاتے ہیں تو پھر ہمارا مربّی ومحسن ایسے سامان مہیا فرماتا ہے کہ جن کی وجہ سے ہم کو شفاء حاصل ہو جاتی ہے۔ اور ہم پھر چنگے بھلے ہو کر صحت وتندرستی کے مزے حاصل کرتے اور قوّت وطاقت کے کرشمے دکھانے لگ جاتے ہیں:

پس ربّ العالمین کی ربوبیّت کا وہ حصّہ جس کا تعلق علم طب سے ہے دو قسم کی ہے۔ ایک کا نام حفظ صحت ہے اور دوسری کا نام علم علاج ہے۔ سو ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ ان دونو علوم سے حتے الوسع واقفیّت پیدا کرے۔

اگرچہ میرے مضمون کا موضوع انہیں دونو قسم کے علوم کا بیان کرنا ہے۔ لیکن چونکہ اس تھوڑے سے وقت میں اس قدر طویل بیان کرنا محال ہے۔ اس لئے میں علم علاج کی طرف سے اغماض کرتی ہوئی صرف حفظان صحت کے متعلق ہی کچھ بیان کرونگی۔ اور وہ بھی بہت تھوڑا سا۔ تاکہ میری بہنوں کو اس علم کے مکمل حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو علم حفظانِ صحت ایک بہت ضروری علم ہے۔ اور علم علاج سے مقدم اور اعلیٰ چیز ہے۔ کیونکہ بیمار ہونے سے پہلے ہی بیماری سے بچاؤ اور حفاظت کر لینا یقیناً بقیناً

اِس سے بہتر اور مفید ہے کہ انسان بیمار ہو کر اپنی جان اپنے جسم اور اپنے مال کا نقصان کرنے کے بعد تندرستی حاصل کرے۔ مریض انسان نہ صرف خود بیکار اور بے آرام رہتا ہے بلکہ لواحقین کو بھی بیکار اور بے آرام رہنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اِس لئے حفظ صحت کا علم نہایت مبارک اور نہایت ضروری چیز ہے۔ جس کا سیکھنا ہر مرد وعورت کیلئے ضروری ہے خصوصاً آجکل جبکہ تحریک جدید میں حضرت اقدس کے منشاء کیمطابق ہمارے مرد ساری دُنیا میں پھیل جانے والے ہیں۔ اور اپنا اور بال وبچّہ کی نگہداشت کا بار ضرور ہم پر پڑنے والا ہے۔ نیز جب حضرت اقدس کا مطالبہ یہ بھی ہے کہ ہم خرچ کو گھٹائیں اور آمد کو بڑھائیں تو ہمیں چاہیئے کہ حفظ صحت کے قوانین کو از بر کر لیں اور اپنے آپکو اور اپنے اہل وعیال کو امراض کے وقوع سے بچانے کی صورت پیدا کر لیں۔ ورنہ بیماری کے موقعہ پر آمد ضرور کم ہو جاتی ہے۔ اور خرچ ضرور بڑھ جاتا ہے۔ پس تحریک جدید کے ماتحت بھی ہمارا فرض ہے کہ ہم سے جہانتک بھی ہو سکے علم حفظان صحت کی واقفیت پیدا کریں:

ربّ العالمین کے بعد رحمٰن اور رحیم دو نام ایسے ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ ہماری تربیت اور حفظان صحت کے علوم کو اس ہمارے مربّی ومحسن نے دو قسم پر منقسم کر رکھا ہے۔ ایک علم حفظ صحت تو وہ ہے جو صفت رحمانیت کے ماتحت خدا تعالیٰ نے قدرتی اور فطرتی طور پر ہماری طبیعت مُدبّرہ بدن کو خود بخود سمجھا دیا ہوا ہے جس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل کرنے کے واسطے کسی درس و تدریس اور محنت و کوشش کی ہمیں قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ صرف انسان کو بلکہ حسب ضرورت ہر ایک حیوان کو بھی وہ علم بخش دیا گیا ہے۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا ثبوت ہو۔ مثلاً بھیڑ یا بکری کا نوزائیدہ بچہ۔ اس کو شیر یا بھیڑیا وغیرہ درندہ جانوروں سے بچنے کی ضرورت کا علم کسی نے نہیں دیا۔ مگر وہ نہ صرف ان بڑے بڑے درندوں سے بلکہ ان کے چھوٹے سے بچے کو دیکھکر بلکہ کتّے کے بچے کو بھی دیکھکر فوراً اس سے بھاگ جاتا ہے اور اپنی جان بچانے کی فکر کرتا ہے۔ اور کتّے کا بچہ اسکے پیچھے بھاگتا ہے تاکہ اس کو اپنا شکار بنائے۔ اُمید ہے کہ معزز بہنوں میں سے اکثر نے ایسے واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہوں گے۔ اب آپ سوچ سکتی ہیں کہ یہ سبق اس بچے کو کس نے پڑھایا کہ یہ تمہارا دشمن ہے۔ اور دوسرے بچے کو کس نے سکھایا کہ وہ تمہارا شکار ہے۔ اسی طرح ہر ایک بچہ خواہ انسان کا ہو یا کسی حیوان کا اپنی خوراک کی تلاش میں ادھر۔۔۔۔ ادھر منہ مارنے لگتا ہے۔ اور اپنی والدہ کے دودھ کی تلاش میں نہ صرف بیقرار ہی ہوتا ہے بلکہ پلانے پر اسی طرح سے چوسنے لگتا ہے کہ جیسے وہ پہلے سے نہ صرف یہ جانتا ہے کہ یہ میری غذا ہے، بلکہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کو یوں چُوسنا چاہیئے۔ علیٰ ہذا القیاس درندے اپنی اپنی خوراک کو اور چرند اپنی اپنی خوراک اور پرند اپنی اپنی خوراک کو جانتے ہیں۔ اور غیر طبعی غذا سے قدرتاً اور طبعاً متنفر ہوتے ہیں۔ سبزی خور حیوانوں کو خوب معلوم ہے کہ فلاں فلاں گھاس ہماری خوراک ہے۔ اور فلاں گھاس ہمکو نہیں کھانا چاہیئے۔ ایک بکری کا بچہ کیکر اور بیری کی شاخوں کو دیکھتے ہی انکی طرف کھانے کی خواہش سے لپک کر جائے گا۔ مگر کنیر کی شاخوں کو دیکھکر یا سونگھ کر پیچھے ہٹ جائیگا۔ اسی طرح دوسرے حیوانوں میں بھی اس قسم کی تمیز اپنی اپنی خوراک میں یقیناً پائی جاتی ہے جس کا علم اس کو فطرتاً بخشا جاتا ہے۔ غرض علم حفظ صحت کے بہت سے ضروری ضروری مسائل خدا نے اپنی محض احسانیت کی بناء پر انسانوں اور حیوانوں کو خود بخود سمجھا دیئے ہوئے ہیں۔ ایک چھوٹا سا بچہ چاول یا دال پکے ہوئے کھاتے کھاتے فوراً لقمہ منہ سے باہر پھینک دیتا ہے جس کو دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس لقمہ میں کوئی غیر جنس چیز مثل چونہ یا سنگریزہ وغیرہ تھی۔ جو بچہ کے دانتوں یا زبان کے ساتھ چھونے سے قدرتاً اسکو علم ہو گیا کہ یہ چیز میری خوراک نہیں ہے۔ اگر یہ علم وہ الرحمٰن ہر ایک جاندار کو محض اپنے فضل سے مرحمت نہ فرما دیتا تو ان کی صحت اور تندرستی ہر وقت معرض خطرہ میں رہتی۔

دُوسری قسم کا علم حفظان صحت وہ ہے۔ جو الرحیم خدا نے محض انسانوں کے واسطے خود اختیاری کی صورت میں رکھا ہوا ہے۔ تاکہ وہ اپنی عقل سے کام لیتا ہوا جد و جہد اور محنت و کاوش سے تجربات کرتا ہوا اس کو تلاش کر کے حاصل کرے۔ چنانچہ ہر زمانہ میں اور دُنیا کے ہر ایک خطہ میں ایسے لوگ پائے گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں جنہوں نے اس علم کو متداول کیا ہے۔ اور وہ لوگ وئید۔ حکیم اور ڈاکٹر وغیرہ ناموں سے مشہور ہیں۔ پس مَیں تمام سامعات سے عرض کروں گی۔ کہ کیا ہمارے واسطے یہ ضروری نہیں ہے کہ جیسا کہ ہم الرحمٰن کے دیئے ہُوئے علم حفظان صحت سے مستفید ہو رہی ہیں الرحیم کے بخشے ہوئے علم حفظ صحت کو بھی حاصل کر کے اپنے آپکو اور اپنے اہل وعیال کو امراض سے محفوظ و مصئون رکھنے کا نیک کام سرانجام دیں۔ ورنہ وہ خدا مالک یوم الدین ہونے کی صفت کا ظہور فرما کر فرمانبرداروں اور نافرمانوں میں امتیاز کر کے دکھا دیگا۔ یعنی جو لوگ حفظ صحت کے لئے ہر طرح ساعی و کوشاں ہونگے ان کو جزاء کے طور پر صحت و تندرستی کے انعام سے مالا مال کریگا۔ اور قوانین حفظ صحت سے عمداً پہلو تہی کرنے والوں اور غفلت اور لاپرواہی سے کام لینے والوں کو طرح طرح کے امراض میں مبتلا کر کے اپنی ناراضگی اور غضب کا اظہار کرے گا۔

میری معزز بہنیں اور مائیں یہ خیال مت کریں کہ علم حفظان صحت اسی قدر ہمارے لئے کافی ہے جو خدا نے ہم کو اپنے الرحمٰن نام کے ماتحت خود بخود عطاء فرمایا ہے۔ لیکن دُوسری قسم علم حفظ صحت جو الرحیم نام کے ماتحت مقرر فرما رکھی ہے اسکے سیکھنے کی ہمیں چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اگر ضرورت ہوتی تو قرآن میں اسکے سیکھنے کا حکم ضرور ہمیں دیا جاتا۔ نیز دُوسرے حیوانات کو بھی یہ دُوسری قسم کا علم حفظ صحت سکھایا جاتا۔ اسکے جواب میں یہ عرض ہے کہ دُوسری قسم کا علم حفظ صحت سیکھنے کیلئے دوسرے حیوان مکلف نہیں ہیں۔ بلکہ صرف انسان ہی مکلف ہے۔ کیونکہ الرحیم والی تربیت محض انسانوں سے ہی متعلق ہے۔ آپ غور فرما سکتی ہیں کہ اس رب العالمین نے موالید ثلاثہ یعنی معدنیات۔ نباتات۔ حیوانات کی تربیت و ترقی کے لئے یوں انتظام فرما رکھا ہے۔ کہ معدنیات کی تربیت و ترقی و تکمیل کے لئے ان کو نباتات کی غذا بنایا۔ تاکہ وہ معدنیات جو حس و حرکت اور بالیدگی سے مُعرّا ہیں نباتات کی حیثیت و حالت میں آکر احساسات و انبات کے قابل بنجائیں۔ پھر نباتات کو حیوانات کی غذا بنا کر اُن کو چلنے پھرنیوالے اجسام (حیوان) بنا دیا۔ پھر حیوانوں کو انسان کی غذا بنا کر عقلمند اور سمجھدار مخلوق بنا دیا۔ جو کہ خدا تعالیٰ کی امانت کو اُٹھا لینے کے قابل ہو گیا۔ فحملہا الانسان انہ کان ظلوماً جھولاً۔ پس انسان کا ہی کام ہے کہ نہ صرف اپنی حفظ صحت کا ضامن بنے بلکہ سارے جہان کی حفظ صحت کا ذمہ بھی اسی پر ڈالدیا گیا ہے۔ کیونکہ وُہ خدا کا نائب اور خلیفہ ہے۔ اور اس نے رب العلمین۔ الرحمٰن۔ الرحیم۔ اور مالک یوم الدین کا مظہر بننا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے اقرار لیا گیا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یعنی ہر ایک انسان اپنے خدا کو تمام محامد کا مالک سمجھ لینے اور تسلیم کر لینے کے بعد یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ اے تمام صفات حسنہ کے مالک خدا ہم تیری غلامی میں آتے ہیں۔ یعنی تُو ہمارا آقا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہم تیرے بردے اور غلام ہیں۔ اب آئندہ تیرے وہ کام جو تُو اپنی صفات اربعہ رُبوبیّت۔ رحمانیّت۔ رحیمیّت اور مالکیّت سے کیا کرتا ہے سرانجام دیا کرینگے۔ نہ صرف اپنی تربیت وحفظان صحت کا خیال رکھیں گے۔ بلکہ تیری ساری مخلوق پر انہیں صفات اربعہ کا ظہور وبروز کیا کرینگے۔ اگر ہوا خراب ہوگی تو اس کو صاف کرنیکا کام ہمارا ہوگا۔ اور اگر پانی میں کثافتیں مل جائیں گی تو ان کی صفائی کرنا بھی ہمارا کام ہوگا۔ تمام معدنیات۔ نباتات اور حیوانات کی قسم قسم کی تربیت کر کے اور ان کی صحت وتندرستی کے سامان کر کے تیری دُنیا کو آباد کرنا ہمارا کام ہوگا۔ نہ صرف ہم اپنی صحت وتندرستی قائم رکھنے تک ہی اپنی مساعی کو محدُود رکھیں گے بلکہ ہم دُوسرے انسانوں کی صحت کی حفاظت کرنے اور اُن کی گئی ہوئی صحت کو واپس لانے کا کام اختیار کر کے حکیم اور طبیب وغیرہ معزز ناموں سے موسوم ہونگے بلکہ تمام حیوانوں کی تربیت اور ان کی حفظ صحت اور علاج معالجہ سے کام لیتے ہُوئے گلہ بان راعی اور بیطار وغیرہ نام بھی حاصل کرلیں گے۔ اور نباتات کی تربیت۔ حفاظت اور ان کے علاج معالجہ میں دسترس حاصل کر کے دُنیا جہان کے مُربّی ومحسن بننے کی کوشش کریں گے۔ اور اس طرح تیرے عبد اور غلام کہلائینگے۔ کیونکہ غلام کا اپنا کام کوئی نہیں ہوتا۔ اس کے وہی کام ہیں جو اس کے آقا کے ہیں۔ پس ایاک نعبد کا اقرار کر کے انسان نے تمام مخلوقات کی تربیت۔ حفاظت وغیرہ کا بار اپنے ناتوان کاندھوں پر اُٹھالیا ہے۔ مگر ساتھ ہی وایاک نستعین کہہ کر ظاہر کردیا۔ کہ یہ سارا کام تیری امداد کے بغیر ہم جیسے ناتوانوں سے نہیں ہو سکے گا۔

اس لئے ہم تیری امداد چاہتے ہیں۔ کیونکہ بغیر تیری ہدایت اور راہنمائی کے کوئی کام بھی تکمیل پذیر نہیں ہو سکتا۔ پس تُو ہمیں ہدایت عطا فرماتے رہنا۔ اور کامیاب لوگوں کے طریق پر چلنے کی توفیق بخشنا۔ جس راہ پر چلنے سے ان کو صحت۔ تندرستی۔ طاقت۔ قوت اور خوبصورتی وغیرہ انعامات حاصل ہُوئے۔ ہاں اُن لوگوں کی راہ پر چلنے سے ہمیں روک دینا جو علم حفظان صحت کی مخالفت کر کے کمزوریوں۔ بیماریوں۔ دُکھوں اور داروں کی آماجگاہ بن گئے۔ اور نیز ان لوگوں کی راہ سے بھی روکدینا جو حفظ صحت کے قوانین سے بیخبر۔ ناواقف اور لاپرواہ رہ کر صحت جیسی نعمت سے محروم ہو گئے۔

مضمون بہت لمبا ہے مگر قلت وقت کے لحاظ سے مَیں نے مختصر کردیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اپنے اخبار مصباح کے ذریعے مَیں آپ کی خدمت میں بقیہ مضمون بالاقساط پیش کروں گی۔ ہاں اس قدر عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتی کہ میرا مضمون حفظان صحت نہ تو طب یُونانی سے ماخوذ ہوگا اور نہ طب مغربی یعنی ڈاکٹری سے۔ بلکہ طب جدید مشرقی سے مستنبط ہوگا جس کو میرے خاوند حکیم احمد الدین صاحب نے قرآن شریف کی روشنی میں ایجاد کیا ہے۔ اور مَیں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ یہ طب دُوسری تمام طبوں سے زیادہ آسان۔ سہل العمل مکمل اور صحیح ہے۔

(خاکسارہ زینب خاتون پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ شاہدرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شام کی آمد اور رات کی کیفیت

صبح سے نکلا ہوا سورج اپنا سفر ختم کر چکا۔ اور دم لینے کیلئے کرسیٔ مغرب پر بیٹھ گیا۔ تاکہ اگلے دن کیلئے تیار ہو۔ اُفق نے اپنی چادر اس کے اوپر ڈال دی۔ تاکہ وہ میٹھی نیند سو سکے۔ دن بھر کام کرنے کے باعث اُس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ دم پھول رہا تھا۔ اور آنکھیں نیند کے مارے بند ہوئی جاتی تھیں کہ اتنے میں ملکۂ شب اپنی دراز اور سیاہ زلفیں پھیلائے کالی چادر اوڑھے ناز کے ساتھ اٹھلاتی ہوئی آہستہ آہستہ نمودار ہوئی۔ اور وہاں آ کر کھڑی ہو گئی جہاں کہ سورج اپنی بند آنکھوں کو کھولنے کی ناکام کوشش میں مصروف تھا۔ ملکہ کے ہاتھ میں ایک سرنگی تھی جسے اس نے ہلکے سروں میں مسحور کر دینے والی آواز سے بجانا شروع کیا۔ خدا جانے اُس میں ایسا کونسا جادو تھا۔ کہ خورشید جیسا عالی ہمت شہنشاہ بھی تاب نہ لا سکا۔ اور بیہوش ہو گیا۔ ملکہ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ اور اس نے اپنی سیاہ آنکھوں کو ایک فاتح کیطرح غرور سے اوپر اٹھایا۔ اپنے پر پھیلا چادر کے دونوں کونوں کو مضبوط پکڑ لیا۔ اور آہستہ آہستہ اڑنا شروع کیا۔ جوں جوں ملکہ بلندی کی طرف اُڑتی تھی دُنیا پر اندھیرا چھاتا جا رہا تھا۔ پرندے اپنے گھونسلوں کیطرف اڑنے لگے۔ لوگ واپس گھروں کو لوٹنے لگے۔ غریب مزدور دن بھر کے تھکے ماندے اپنی قلیل پونجی چند پیسے اور چار روٹیاں بغل میں دبائے کوئی ٹھکانا ڈھونڈنے میں مشغول تھے۔ غرض ہر ایک آرام کی تلاش میں بھاگا چلا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ چمن میں پھول بھی آنکھیں بند کئے نیند کا مزا لوٹ رہے تھے۔ ملکہ کی سرنگی میں وہ کونسا جادو تھا۔ کہ امیر، غریب، چرند، پرند، گھاس پات پھول پتے سب مسحور ہوئے جاتے تھے۔ سب پر غنودگی چھا رہی تھی۔ آہستہ آہستہ غنودگی بیہوشی میں تبدیل ہونے لگی۔ ملکہ کی سارنگی میں دو قسم کے نغمے تھے۔ ایک نغمہ سے تو دنیا والوں اور دن کے بادشاہ سورج کو میٹھی نیند سلا دیتی تھی لیکن دوسرے نغمے سے اپنے محبوب یعنی چاند اور اپنی رعیّت یعنی ستاروں کو جگاتی تھی۔ جس وقت ستاروں نے اس دلفریب سارنگی کی آواز کو سُنا تو آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھول دیں ملکہ نے اپنی نازک بدن رعیّت کو پیار بھری نظروں سے دیکھا۔ جو تمام دن صبح کے بادشاہ سورج کے خوف کے مارے آنکھیں بند کئے پڑی تھی۔ اور اب اپنی عزیز ملکہ کے آنے سے خوشی میں آنکھیں مل کر بیدار ہو رہی تھی۔ چاند بھی اپنی محبوبہ کے آنیسے خوشی میں مسکرا کر دنیا اور دنیا والوں پر ہلکی ہلکی چاندنی ڈال رہا تھا۔

تمام رات آسمان پر رنگ رلیاں منائی گئیں چاند اور ستارے خوشی میں پھولے نہ سماتے تھے۔ اور مسرّت سے رقص کر رہے تھے۔ ملکہ کی خوشی کا بھی ٹھکانا نہ تھا۔

ناچ رنگ کی محفلیں گرم تھیں۔ زہرہ اپنے نازک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسم کو لچکا لچکا کر رقص کر رہی تھی۔ تو دوسری طرف عطارد کان میں قلم دئے سر کو جھکائے ادب سے کھڑا تھا۔ کہ ناچ ختم ہو تو تمام دن کے کام کاج وغیرہ کی کیفیت بیان کرے۔ ہر ایک اپنے اپنے رتبے اور شان کے مطابق تعظیم سے کھڑا تھا۔ کہ اتنے میں زحل سر جھکائے غمگین صورت بنائے حاضر دربار ہوا۔ اسکی صورت سے نحوست برس رہی تھی۔ ملکہ نے اسے دیکھکر فوراً منہ پھیر لیا۔ اور ایک دوسرے ستارے سے کہا۔ کہ وہ اس سے پوچھے کہ وہ کیا کرتا رہا ہے۔ اسے سوائے لوگوں کی قسمت خراب کرنے اور دنیا میں نحوست پھیلانے کے اور اسے کہنا ہی کیا ہے۔ یہ ہی بتائے گا نہ کہ فلاں کی قسمت خراب کی ہے۔ اور فلاں کے گھر میں اپنی نحوست پھیلا کر آیا ہوں۔ اس کے بعد اسے فوراً ہی باہر چلے جانے کا حکم ہوا۔ کیونکہ ملکہ کو یہ پسند نہ تھا۔ کہ اس عیش و نشاط کی محفل میں وہ نحوست کا پتلہ زیادہ دیر تک ٹھہرے۔ وہ جس طرح سر جھکائے آیا تھا اسی طرح گردن لٹکائے لوٹ گیا۔ یہ محفل صبح تک پورے زور شور کیساتھ رنگ رلیاں مناتی رہی۔ یہاں تک کہ مشرق کیطرف سے ایک مہیب آواز آئی۔ کہ اے دنیا والو اٹھو بہت آرام کر چکے۔ اب کام کا وقت آتا ہے۔ اس خطرناک آواز کو سنکر ملکہ کا رنگ سفید پڑ گیا۔ چاند اور ستارے آنسو بہانے لگے۔ کیونکہ ان کی عزیز ملکہ اب رخصت ہو رہی تھی۔ ملکہ نے ایک پر شفقت نگاہ ستاروں پر ڈالی۔ اور چاند سے بغلگیر ہوئی۔ ستاروں نے اپنی آنکھیں خوف سے بند کر لیں۔ اور چاند غم سے نڈھال ہو کر ایک کونے میں جا پڑا ؂

نہایت دھوم دھام اور شور و غل سے شہنشاہ مشرق نمودار ہوا۔ دنیا والے اپنی میٹھی نیند سے بیدار ہوئے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ پھول، پتے، گھاس پات، سب چیزوں پر ننھے ننھے موتی پڑے ہوئے تھے۔ آہ یہ وہی آنسو تھے۔ جو ننھے ستاروں نے اپنی ملکہ سے جدا ہوتے ہوئے بہائے تھے ؂

(امۃ القیوم (صاحبزادی) قادیان)

تحریک برائے امدادِ مصباح

میں بہن صاحبہ "اے۔ آر۔ نگہت" کی رائے پا کر خوش بھی ہوئی۔ مگر افسوس بھی ہوا۔ کیونکہ بہن صاحبہ نے پہلے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ "اگر ایسی اشاعت ہو جائے تو اچھا ہے" مگر آخر کی دو سطروں میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ "یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ مصباح اتنا خرچ بھی برداشت کر سکتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ مہینے میں دو بار شائع ہوتا ہے"۔ یکم فروری کے رسالہ میں بھی کسی بہن صاحبہ نے اپنی رائے ظاہر نہیں کی۔ مجھے امید ہے۔ کہ سب مصباحی بہنوں کی یہی رائے ہو گی۔ جو محترمہ موصوفہ نگہت صاحبہ کی ہے۔ سب خریدار بہنیں۔ ایسی اشاعت کے لئے خوش بھی ہیں۔ لیکن امداد وغیرہ کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کرتیں۔ بلکہ یہی تحریر فرمادینگی۔ کہ "رسالہ اتنا خرچ برداشت نہیں کر سکتا"۔

بہنوں کو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ رسالہ کی امداد خدمت کا کام ہمارے خریداروں کے سپرد ہے یا ایڈیٹر مینجر کے ہے۔ رسالہ کی خواہشمند ہم ہیں یا مصباح کے نگران حکام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نگران تو صرف یہی چاہتے ہیں۔ کہ رسالہ کی اشاعت بڑھے پس ہمیں چاہئیے۔ کہ اسکی اشاعت بھی بڑھائیں۔ اور اسکی امداد بہتری کیلئے بھی ہر وقت ہوشیار رہیں۔ تاکہ بمقابل دوسرے رسالوں کے شاندار نظر آئے۔ یہ تو صحیح ہے۔ اور ہمیں معلوم بھی ہے۔ کہ ایسی اشاعت کیلئے اتنی رقم بہت کم ہے جتنی ہم اب ادا کرتی ہیں۔ مگر جب تک ہم خریدار ہی اسکی امداد وغیرہ نہ کرینگی تو اور کون کرے گا۔

جہاں ہمارے گھروں کے مصارف کم ہونیکی بجائے دن بدن ترقی پر ہو رہے ہیں۔ کیا وہاں ہم پیارے مصباح کیلئے ایک ڈیڑھ روپیہ کی بچت نہیں کرسکتیں؟ کرسکتیں ہیں اور ضرور! اگر ایسی اشاعت کیلئے ۲½ روپے کی بجائے تین یا ساڑھے تین روپے سالانہ چندہ ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ کیونکہ ہمارا اپنا فائدہ ہی ہے۔ تو پھر جب اس رسالہ کو ہم مکمل رسالہ کی صورت میں دیکھیں گی۔ تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہیگی۔ اور ہمیں فخر ہوگا۔ کہ ہمارا رسالہ جو خواتین احمدیہ کا واحد رسالہ ہے۔ دوسرے رسالوں سے کسی طرح بھی کم نہیں؛

پس سب مصباحی بہنوں کو چاہئیے۔ کہ جسطرح بھی ہوسکے امداد کریں۔ تاکہ جلدی ایسی اشاعت شائع ہو۔ امید ہے۔ کہ بہنیں ضرور اسطرف توجہ کریں گی۔ اور میری حوصلہ افزائی فرمادینگی۔ بہنوں کو دوبارہ تاکید کرتی ہوں۔ کہ ضرور اس کی امداد اور بہتر بنانیکی کوشش کریں گی؛

خاکسارہ۔ س۔ ا۔ بنت سید تاج حسین بخاری سید والی ضلع سیالکوٹ۔

شذرات

محکمہ ڈاک کی سالانہ رپورٹ پچھلے سال کے مقابلہ میں امسال محکمہ کو ۲۸ لاکھ روپیہ کی زائد آمدنی ہوئی۔ محکمہ کی کل آمدنی ۱۱۴۸ لاکھ روپیہ ہوئی۔ یہ آمدنی سنہ ۲۵-۲۶ء سے جبکہ کہ تجارتی اصول کے مطابق حساب رکھنے شروع ہوئے سب سے زیادہ ہوئی ہے۔ اسی کے ساتھ اخراجات میں ۲ لاکھ کا اضافہ ہوا۔ چنانچہ اس سال کل خرچ ۱۰۶۸ لاکھ روپیہ ہے۔ اخراجات میں یہ اضافہ اُن اسباب کی بنا پر ہوا جنپر محکمہ کو قابو نہ تھا۔

حسب ذیل اعداد سے محکمہ کے کاروبار سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

کل سامان کی تعداد ... ۱۱۷۹۵۱۴۰۰۰

رجسٹری شدہ سامان ... ۴۲۶۱۱۰۰۰

بیمہ شدہ سامان ... ۳۳۱۸۰۰۰

بیمہ شدہ سامان کی قیمت ... ۹۹۲۵۱۷۰۰۰

وصول شدہ محصول ڈاک ... ۶۷۳۸۰۰۰

منی آرڈروں کی تعداد ... ۴۰۵۴۵۰۰۰

منی آرڈروں کی رقم ... ۷۹۶۰۹۸۰۰۰ روپیہ

فروخت شدہ پوسٹل آرڈر ... ۳۸۲۰۰۰

پوسٹل آرڈروں کی رقم ... ۹۰۷۰۰۰ روپیہ

وی۔ پی کی رقم ... ۱۸۶۷۳۵۰۰۰ روپیہ

۳۱ مارچ سنہ ۳۶ء تک تقریباً ۳۵۴۲۰۰۰ لوگوں کے حساب سیونگ بنک کی تحویل میں تھا۔ اور سیونگ بنک میں جملہ رقم ۶۷۲۵۱۷۰۰۰ روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی۔ تقریباً ۱۰۰۰۹۲۱ ڈاکخانہ کے زندگی کے بیمے تھے جنکی قیمت ۱۷۸۷۰۰۰۰۰ روپیہ سے زائد تھی۔

(محکمہ اطلاعات حکومت ہند)

ہندوستانی ریلوں کی سالانہ رپورٹ نئی دہلی ۲۸ جنوری

ہندوستانی ریلوں کے متعلق ریلوے بورڈ کی رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء شائع ہو گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) ٹریفک کی مجموعی آمدنی ۹۰ کروڑ ۶۵ لاکھ روپیہ

(۲) سرکاری ریلوں کی کل آمدنی جن میں وہ ریلیں بھی شامل ہیں جن کیساتھ حکومت ہند کا براہِ راست کوئی تعلق نہیں ایک ارب چار کروڑ ہے۔ اسمیں سے ۶۵ کروڑ مال گودام کا حصّہ ہے۔ ۳۱ کروڑ مسافروں سے اور آٹھ کروڑ پارسل، مال و اسباب اور دوسرے ذرائع سے موصول ہوا ہے۔

(۳) اس سال کلیم وغیرہ کے سلسلہ میں جو رقمیں ادا کی گئیں اُن کی میزان ساڑھے تین لاکھ ہے۔

(۴) ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء تک اوپن لائن کی مجموعی لمبائی ۴۳ ہزار ایک سو اٹھارہ میل تھی جن میں سے ۳۱ ہزار سات سو ۸۳ سرکار کی ملکیت ہے۔

(۵) اس سال امرتسر۔ پٹی قصور ریلوے کو سرکار نے ۴۴ لاکھ روپیہ کے عوض خرید لیا ہے۔ پونے پچپن میل کے اس ٹکڑے کی مالک ایک کمپنی تھی۔ مگر عمل درآمد نارتھ ویسٹرن ریلوے کا تھا۔

لاریوں کے ساتھ ریل کا مقابلہ سارے ہندوستان میں ہوتا رہا۔ اور تمام ریلوے لائنوں کو تیز رفتار ٹرینیں اور واپسی ٹکٹیں جاری کرنی پڑیں

اس سال حادثوں میں جو نقصان جان ہوا اس کی تفصیل یہ ہے:-

ہلاک شدہ مسافر ۳۱۰۹

مجروح مسافر ۱۰۹۵۰

ہلاک شدگان میں سے ۱۹۶۸ ریلوے لائن کو عبور کرنے والے تھے۔ ۵۴۰ نے خودکشی کیلئے ریل کو ذریعہ بنایا۔ پچاس ریلوے کے احاطوں میں مارے گئے۔

امریکہ میں طوفان امریکہ کو حال ہی میں طوفان آب کے جس ہلاکت آفرین سیلاب سے واسطہ پڑ رہا ہے۔ اسکی نظیر امریکہ کی گذشتہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ ہلاکت اور بربادی کی یہ کیفیت ہے۔ کہ کم و بیش ۲ لاکھ آدمی طوفان کی وجہ سے بےخانماں ہو گئے ہیں۔ ان کے پاس نہ کھانے کو ٹکڑا ہے۔ نہ پہننے کو چیتھڑا نہ رہنے کو مکان۔ مالی نقصان کا اندازہ پینتیس کروڑ ڈالر کیا گیا ہے۔ ریڈ کراس کے امدادی اداروں کا بیان ہے۔ کہ طوفان نے اسقدر تباہی مچا رکھی ہے۔ کہ بالکل جنگ عظیم کا نقشہ دکھائی دے رہا ہے۔ مصیبت زدگان کی امداد کیلئے ادویات اور دیگر ضروریات کی چیزیں مہیا کرنیکے لئے پچاس ہوائی جہاز کام کر رہے ہیں۔ دریائے مسسیپی دنیا کا سب سے بڑا دریا ہے۔ اور اس ہلاکت آفرینی میں جس کا سب سے بڑا حصّہ ہے۔ اسکے کناروں پر تین سو میل تک چوبی دیواریں بنائی گئی ہیں۔ تاکہ سیلاب کی آمد کو آبادی کی طرف پھیلنے سے روکا جا سکے۔ لیکن طوفان کی شدّت کا یہ عالم ہے۔ کہ حکام کی انتہائی کوششوں کے باوجود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھ رہا ہے۔ اور اسمیں ابھی تک کوئی کمی نہیں آئی اس وقت تک بیس لاکھ ایکڑ زمین طوفان کی آماجگاہ ہے۔ اسی پر بس نہیں۔ بلکہ سیلاب زدہ علاقہ میں خوفناک وباؤں کے پھوٹ پڑنیکا اندیشہ بھی ہو رہا ہے۔ پانی کے اس طوفان کیساتھ سیلاب زدہ علاقہ کے بعض شہروں میں آتشزدگی کے واقعات بھی ہو رہے ہیں۔ طوفان آب آتشزدگی کے عذابوں کیساتھ قحط کا دور دورہ بھی عام ہے۔ یہاں تک پانی کی ایک بالٹی ایک ایک ڈالر کو فروخت ہو رہی ہے اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ لوگ مکھیوں کیطرح نہایت کثرت سے مر رہے ہیں۔ غرض کہ اسوقت امریکہ انتہائی طور پر قدرت کی قہری طاقتوں کے پنجے میں گرفتار ہے اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے ؎

سپین کی تباہی اسپین کی حکومت اور جنرل فرانکو کی خانہ جنگی وہاں کی آبادی کیلئے ہلاکت اور بربادی کے جو اثرات چھوڑ رہی ہے۔ وہ اس رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ گذشتہ دس ہفتوں کے دوران میں باغیوں نے شہر میڈرڈ پر تینتیس ہوائی حملے کئے۔ اور پچاس ٹن یعنی کم و بیش تیرہ سو من وزنی بم گرائے۔ ان بموں کی ہلاکت آفرینی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ تینتیس حملوں میں سے دس حملے اسوقت کئے گئے۔ جب رات کا بہت سا حصہ گذر چکا ہوتا۔ اور شہر کی ساری آبادی حملوں سے بیخبر بستروں میں پڑی سوئی ہوتی۔ کہ سینکڑوں کی تعداد میں شہری آبادی کے لوگ ہر روز ہلاک ہو رہے ہیں قیمتی سے قیمتی عمارتیں تباہ ہو رہی ہیں۔ ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ یہ بم ایسے خطرناک نوعیت کے ہیں۔ جو سنگین سے سنگین عمارتوں کو اسطرح کاٹ دیتے ہیں۔ جسطرح ایک تیز چاقو پنیر کے ایک ٹکڑے کو کاٹ دے۔ اس قسم کے بم ہیں۔ جو میڈرڈ کی شہری آبادی کے بچوں۔ عورتوں پر گرائے جا رہے ہیں ؎ (انقلاب)

ترکی میں غازی کمال پاشا کی تحریک سے ایک جدید قانون پاس ہوا ہے۔ جسکی رو سے تعدد ازدواج کی ممانعت ہو گئی ہے۔ اور اب ترکی عورتوں کو مردوں کیطرح طلاق۔ خلع کے حقوق بھی مل گئے ہیں۔ اس قانون کے سلسلے میں عورتوں کو اپنی جائدادوں پر کلی اختیارات حاصل ہو گئے ہیں۔ انہیں حق رائے دہندگی اور رکنیت پارلیمنٹ کے حقوق بھی دیئے گئے ہیں۔ اور وہ ہر قسم کی مجالس میں مردوں کی طرح حصہ لے رہی ہیں ؎

سان فرانسسکو میں لیڈیز کلب کی دو سو ارکان نے ایک جزیرہ خریدا ہے۔ اس جزیرہ کا نام پیناڈا ہے۔ یہ عورتیں وہاں آباد ہو کر ایک زنانہ برادری کی بنیاد ڈالنا چاہتی ہیں اس جزیرے میں مردوں کے آنے کی اجازت نہ ہوگی ؎

روس میں ان تمام کسانوں کو جن کی عمر ۱۸ اور ۴۵ کے درمیان ہے۔ سرکاری طور پر یہ حکم ملا ہے۔ کہ وہ آئندہ ہر مہینے میں چھ دن سڑکوں کی تعمیر میں صرف کیا کریں۔ اس کام کی انہیں کوئی اجرت نہیں ملیگی ؎

پٹنہ یکم فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تقریباً دو مہینہ سے ضلع دربھنگہ میں سخت خطرناک قسم کا ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ بہت سی اموات ہوئی ہیں۔ اموات کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہوئی ہے لیکن حالت یہ ہے۔ کہ بعض بعض گاؤں میں گھر کے گھر کا صفایا ہو گیا ہے۔ بعض گھروں میں لاشیں تک رکھی پائی گئی ہیں۔ کیونکہ لاشوں کو ٹھکانے لگانے کیلئے آدمی بھی زندہ نہیں رہا ؎

۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق برطانوی ہندوستان میں پاگلوں کی تعداد تقریباً ۹۸ ہزار تھی۔ جن میں ۶۰ ہزار مرد اور ۳۸ ہزار عورتیں تھیں۔ ان پاگلوں کے رہنے کیلئے ۱۹ ہسپتال تھے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا بھر میں گایوں اور بھینسوں کی تعداد ۴۰ کروڑ اور بھیڑوں کی تعداد ۵۰ کروڑ ہے ؎

38

وصیتیں

ع ۴۷۲۰ مَیں وزیر بیگم زوجہ مرزا اکبر بیگ قوم مغل برلاس، خانگی کاروبار عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن لنگروال حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اسوقت میری جائداد صرف ایک کنال زمین قیمتی مبلغ ۴۰۰ روپیہ اور ایک جوڑا کانٹے وزنی ۱۰ ماشہ طلائی ہے۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نوٹ:- میرا مہر دو سو روپیہ تھا۔ وہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ جو مذکورہ بالا زمین کی خرید پر صرف ہوا۔

گواہ شد۔ اکبر بیگ خاوند موصیہ۔ العبد نشان انگوٹھا وزیر بیگم۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ خاں صاحب

ع ۴۷۰۸ مَیں طالع بی بی بیوہ احمد الدین قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن موضع آدو رائے حال قادیان ڈاکخانہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف ایک مکان سکنی ہے۔ جو موضع آدو رائے تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں ہے جسکی قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہوگی جس کے تیسرے حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں کوشش کرونگی کہ مکان فروخت کرکے اپنی زندگی میں ہی حصہ وصیت ادا کروں۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے تیسرے حصے کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد طالع بی بی بیوہ احمد الدین مرحوم نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ اکبر علی ولد منشی کریم بخش صاحب اکبر منزل قادیان

گواہ شد۔ ناظراں بیگم بنت احمد الدین مرحوم۔ گواہ شد غلام فاطمہ بنت احمد الدین مرحوم زوجہ محمد ابراہیم سب پوسٹ ماسٹر۔

ع ۴۷۱۵ مَیں جیواں بی بی بیوہ فضل کریم قوم بٹ کشمیری پیشہ معماری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء جب حضرت اقدس سیالکوٹ گئے اور لیکچر دیا۔ سیالکوٹ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان دارالبرکات تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے خاوند مرحوم کا ترکہ صرف ایک مکان شہر سیالکوٹ میں ہے۔ اسکی قیمت کا اندازہ سردست بارہ سو روپیہ ہے۔ میرا اور میری اولاد کا ارادہ ہے۔ کہ اس مکان کو جلدی فروخت کرکے رقم کو ورثاء پر تقسیم کیا جائے۔ اس رقم سے پہلے میرا مہر مبلغ -/۳۲ روپے نکالا جائیگا۔ پھر میرا حصہ ترکہ کا جو آٹھواں ہے نکالا جائیگا۔ پس میں مذکورہ بالا رقم یعنی مہر اور ترکہ کے آمدہ حصہ کے آٹھواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ کہ اگر میری زندگی میں وہ مکان فروخت ہوگیا۔ تو مذکورہ بالا رقم کا ۱/۸ میں خود داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کرونگی۔ اور اگر نہ فروخت ہوا۔ تو انجمن مذکور کو حق ہے کہ میرے وارثوں سے وصیت کردہ حصہ وصول کرے یا خود انجمن اس مکان کو فروخت کرکے اپنا حصہ وصول کرلے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا نان نفقہ میری اولاد کے ذمے ہے۔ اور نہ کوئی میری آمدنی ہے۔ اگر میری وفات پر اسکے علاوہ اور جائداد بن جائے۔ تو اس کا بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مذکورہ بالا مکان کے دوسرے وارث تین میرے لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔

گواہ شد کاتب حکیم نظام الدین مبلغ و ممتاز الاطباء مالک دواخانہ فیہ شفاء للناس۔ العبد نشان انگوٹھا جیواں بی بی۔ گواہ شد بقلم خود شریف احمد پسر موصیہ۔ بقلم خود رشید احمد بقلم خود احمد بی نزہت دختر موصیہ۔ گواہ شد۔ بقلم خود فاطمہ بی بی دختر موصیہ پسر موصیہ ؛

عـ۴۷۱۹ میں مریم زوجہ محمد اسمٰعیل ولد منشی ہاشم علی صاحب قوم ارائیں عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن سنور ڈاکخانہ سنور ضلع پٹیالہ صوبہ ریاست پٹیالہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۳۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت طلائی زیور چھ تولے ہے اور مہر پانچسو روپیہ ہے۔ اور اسکے علاوہ اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنے زیور اور مہر کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ۔ اسکے علاوہ میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۵ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں اس وصیت کے ادا کرنیکی کوشش کرونگی اور جو میں اپنی زندگی میں اسمیں سے ادا کردونگی وہ وصیت مذکورہ میں سے مجرا ہو جائیگا

گواہ شد۔ ماسٹر مولا بخش مدرسہ احمدیہ قادیان ۸/۱/۳۷ - العبد۔ مریم زوجہ محمد اسمٰعیل ولد منشی ہاشم علی صاحب ساکن سنور نشان انگوٹھا مریم۔ گواہ شد۔ مختار احمد ولد محمد اسمٰعیل بقلم خود پسر موصیہ مؤرخہ ۸ جنوری ۱۹۳۷ء ؛

عـ۴۷۱۱ میں ممتاز بیگم بیوہ سید انعام اللہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اسوقت میری جائداد میرا زیور تقریباً چارصد روپیہ کا ہے۔ اور میری ماہوار آمدنی پچاس روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر میری آمد یا زیور میں اضافہ ہوا تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ میں ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔

اسوقت اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ اگر میں مذکورہ بالا جائداد کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید لوں۔ تو وہ باقی جائداد سے منہا سمجھا جائیگا۔ فقط

العبد۔ ممتاز بیگم موصیہ ۱۶/۱/۳۷ - گواہ شد۔ محمد احمد مظہر

گواہ شد۔ مرزا منیر احمد

عـ۴۶۶۳ میں عزیزہ بیگم قوم صدیقی زوجہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے :-

۱۔ اراضی زرعی واقعہ راجپورہ قیمتی ۔/۵۰۰۴ روپیہ

۲۔ حق مہر تعدادی یک ہزار روپیہ جو شوہر مرم کیطرف سے

39
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابھی وصول ہونا ہے۔

۳۔ ایک نکلس جڑاؤ قیمتی یکصد روپیہ چوڑیاں ۶ طلائی قیمت ۵۰ روپیہ (پچاس)

۴۔ اس کے علاوہ مجھے ذاتی خرچ کیلئے پندرہ روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔

مَیں اپنی متروکہ جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں۔ اور اپنی ماہوار آمد کا بھی دسواں حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں ادا کرتی رہونگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ عزیزہ بیگم۔ گواہ شد دستخط مرزا محمود احمد ولد حضرت مرزا غلام احمد خاوند موصیہ۔ مرزا محمود احمد
گواہ شد۔ محمد سعید یوسف برادر موصیہ

ع۴۷۰۰ مَیں صالح بی بی بیوہ شیخ شیخ محمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن موضع آدو رائے حال قادیان ڈاکخانہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب۔
بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری موجودہ جائداد از قسم زیور گوکھرو طلائی وزن ۲۱ تولہ در ۳۴ روپے فی تولہ کے حساب سے ۷۱۴ روپے اور ایک عدد کنٹھہ جڑاؤ قیمتی ۔۔۔۔۔ ۱۴۰ روپے یکصد چالیس روپے یعنی کل زیور قیمتی ۔۔۔ ۸۵۴ روپے آٹھ صد چون ہوتے ہیں جس کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور مبلغ پچاس روپے گیارہ آنے جو دسویں حصہ کی رقم بنتی ہے نقد ادا کرتی ہوں۔ اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ صالح بی بی بیوہ شیخ شیخ محمد مرحوم۔ گواہ شد اکبر علی ریٹائرڈ انسپکٹر آف ورکس ریلوے قادیان اکبر علی
گواہ شد۔ بشیر بیگم زوجہ ڈاکٹر عطاء اللہ بشیر بیگم بقلم خود
گواہ شد۔ اقبال بیگم زوجہ اکبر علی۔ اقبال بیگم بقلم خود

ع۴۶۸۳ مَیں سلمہ خاتون زوجہ شیخ عبدالعزیز قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔
بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ ایک نکلس طلائی ایک گلوبند طلائی۔ تین جوڑی کلپ طلائی۔ ایک بندی (گاچی) طلائی دو عدد۔ چار جوڑی کانٹے طلائی۔ کڑی طلائی۔ کنگنی طلائی پانچ عدد۔ گھڑی چوڑی طلائی ایک جوڑہ چھیاں طلائی ایک جوڑہ۔ انگوٹھیاں طلائی ۶ عدد مالیتی اندازاً دو ہزار روپیہ اسکے علاوہ میرا حق مہر دو ہزار روپیہ ہے۔ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس تمام مال کے دسویں حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بھی جو مال وقت وفات میرا ملکیتی ہو اسکے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی جو رقم مَیں زندگی میں ادا کروں وہ منہا ہو جائیگی۔

گواہ شد۔ بشیر احمد ایڈوکیٹ برادر موصیّہ۔ العبد۔ سلمہ خاتون موصیہ۔ گواہ شد۔ شیخ عبد العزیز بقلم خود خاوند موصیّہ ؛

ع ۴۷۱۸ مسمات بلقیس بیگم زوجہ عبد الغفور قوم قریش پیشہ زمینداری و ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۲۹ء ساکن نمبر کھولہ ڈاکخانہ مانسہرہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں میری اسوقت جائداد فقط وہ رقم مہر ہے۔ جو کہ خاوند سے ملتا ہے۔ جو کہ مبلغ -/۶۰۰ چھ صد روپیہ ہے۔ جسکی ۱/۳ حصہ کی وصیّت کرتی ہوں۔ ماسوا اسکے میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۳ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان ہو گی۔

المرقوم ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء

گواہ شد۔ حکیم نظام جان جلیٹھ موصیّہ نظام جان بقلم خود۔ العبد۔ بلقیس بیگم بقلم خود۔ بلقیس بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبد الغفور خاوند موصیّہ بقلم خود ؛

وصیّت نمبر ۴۷۱۴ مَیں ہاجرہ زوجہ بابو ننھّے خاں (کرامت اللہ) قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن پٹیالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل خاص ضلع خاص۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۶ء کو حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں۔

۱۔ میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔

۲۔ زیور کل ۲۹ تولہ سونا قیمت اندازاً -/۹۰۰ روپیہ

۳۔ نقد -/۵۰۰ روپیہ (قادیان دارالامان میں مکان تعمیر کرانے کیلئے)

۴۔ مہر -/۳۵ روپیہ بذمہ خاوند

کل -/۱۷۵۰ روپیہ کے ۱/۹ (نویں) حصّہ کی وصیّت کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کرنیکی کوشش کروں گی۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۹ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ ہاجرہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ ننھے خاں (کرامت اللہ) خاوند موصیّہ۔ گواہ شد۔ عبد الغنی احمدی۔ لاہوری دروازہ

درخواست دعا اپریل ۱۹۳۷ء میرے بڑے بھائی سیّد انور حسین بخاری و ماموں زاد بھائی سیّد ریاض حسین بخاری نے امسال بی۔ اے کا فائنل امتحان دینا ہے۔ نیز میرے چھوٹے بھائی سیّد آفتاب حسین نے نویں کلاس کا امتحان دینا ہے۔ مصباحی بہنوں سے درخواست ہے۔ کہ میرے ان عزیز بھائیوں کیلئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں کامیابی عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسارہ ہمشیرہ سیّد انور حسین بخاری (سیالکوٹی)

لجنہ حیدر آباد دکن کی رپورٹیں ہمارے پاس دو رپورٹیں لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی پہنچی ہیں۔ ایک ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء کی جس میں ایک ماہواری جلسہ کے انعقاد کا ذکر ہے۔ مساجد جہان ناد جلسہ سالانہ کیلئے ۳۹ روپے ۱۰ آنے چندہ ہوا۔ دوسری رپورٹ ۲ نومبر ۱۹۳۶ء کے جلسہ یوم النبی کی ہے۔ جو بصدارت بیگم صاحبہ سیّد ہمایوں مرزا بیرسٹر ایٹ لا کامیابی سے ہوا۔ اتنی دیر کے بعد یہ تفصیلی ذکر بعد از وقت ہوگا۔ لہذا اسی پر اکتفا کیگئی۔ رپورٹ اسی مہینے کے اندر آنی اور چھپنی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیل؟ چھائیاں؟ پھنسیاں؟ بدصورتی

"فیسٹرین" رجسٹرڈ

ان سب کو ہمیشہ کے لئے دور کر دے گی۔ اور آپ کو دائمی خوبصورتی بخشے گی۔ "فیسٹرین" جلد اور چہرہ کی تمام بیماریوں کا سو فیصدی کامیاب علاج ہے۔

محترمہ بیگم صاحبہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے لاہور سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"میرے خاندان میں متعدد بیبیوں نے فیسٹرین استعمال کی۔ اور اسے مہاسوں، چھائیوں وغیرہ کے لئے اکسیر پایا۔ جلد کو نرم رکھنے کیلئے بھی یہ نہایت مفید ہے"

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ (راہی قادیان سلطان برادرز جنرل مرچنٹ سے خریدیں)

فیسٹرین سنو

دل کے سنگار اور محافظت حسن کیلئے خوشبودار فیسٹرین سنو سے بڑھکر کوئی سنو نہیں۔ یہ جلد کو ملائم کرتی ہے۔ خوبصورتی کو بڑھاتی ہے جلن کو دور کرتی ہے فیسٹرین رجسٹرڈ کیساتھ اس کا استعمال ازحد مفید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸؍)

محصولڈاک بذمہ خریدار:

فیسٹرین آٹو

یہ روح پرور۔ جانفزا۔ فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے۔ قیمت چھوٹا سائز آٹھ آنے (۸؍) بڑا سائز ایک روپیہ (عہ)

عورتوں کی تندرستی کی محافظ

UTRONE

یوٹرون Rg.d

طبقہ نسواں کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے۔ یہ ایام ماہواری کی خرابیوں کو۔ مثلاً کمی خون حیض۔ زیادتی حیض بندش حیض۔ حیض کا درد یا تکلیف سے آنا۔ سیلان رطوبت۔ ہسٹیریا یا بادِ گولہ۔ دردِ سر۔ درد کمر۔ درد پیڑو وغیرہ کا شرطیہ علاج ہے۔

یوٹرون رجسٹرڈ مستورات کیلئے بہترین مقوی ٹانک ہے۔ اور بے اولاد بیبیوں کو با اولاد کرنے میں اکسیر سے کم نہیں۔ خوراک قلیل۔ ذائقہ شیریں:

قیمت دو روپیہ (عـــہ)

محصولڈاک بذمہ خریدار:

ملنے کا پتہ

فیسٹرین فارمیسی مقام مکتسر ضلع فیروزپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھول پتی

پھول۔ میز پوش و تکیہ کے غلافوں کے کونے پر اور بیل۔ میز پوش۔ پلنگ پوش و قمیصوں کے گھیروں پر نہایت خوشنما ہوگی۔ رنگ حسب پسند لگا دیں۔ اگر تمام بہنیں پسند کریں تو ہر اشاعت میں اسی قسم کے نئے نئے ڈیزائن دیئے جائیں گے۔

(سعیدہ فرخندہ اختر بنت مولا بخش تاجر قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔